✿✿✿ تقریر ✿✿✿

تقریر بابت خاندان مسیح موعودؑ
وقت 5-7 منٹ

مکرم سیّد طالع احمد صاحب شہید

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:

وَمَنۡ یُّطِعِ اللّٰہَ وَالرَّسُوۡلَ فَاُولٰٓئِکَ مَعَ الَّذِیۡنَ اَنۡعَمَ اللّٰہُ عَلَیۡہِمۡ مِّنَ النَّبِیّٖنَ وَالصِّدِّیۡقِیۡنَ وَالشُّہَدَآءِ وَالصّٰلِحِیۡنَ ۚ وَحَسُنَ اُولٰٓئِکَ رَفِیۡقًا (النساء:70)

کہ جو بھی اللہ کی اور اِس رسول کی اطاعت کرے تو یہی وہ لوگ ہیں جو اُن لوگوں کے ساتھ ہوں گے جن پر اللہ نے انعام کیا ہے (یعنی) نبیوں میں سے، صدیقوں میں سے، شہیدوں میں سے اور صالحین میں سے اور یہ بہت ہی اچھے ساتھی ہیں۔

شہید کے لہو کا قطرہ قطرہ ہم پہ قرض ہے
دعائیں دیں ہم اُن کو لحہ لحہ ہم پہ فرض ہے
یہ لوگ مہر و ماہ ہیں وفا کے آسمان پر
یہ سرفروش مسکرا کے کھیلتے ہیں جان پر
کہو نہ اِن کو مُردہ وہ نہیں ہیں مُردہ، زندہ ہیں
ہمیں سمجھ نہیں مگر وہ زندہ و پائندہ ہیں

(امۃ الباری ناصر)

معزز سامعین! میری آج کی تقریر کا عنوان ہے **"سیرت سیّد طالع احمد صاحب شہید"**

سیّد طالع احمد 9 فروری 1990ء کو مکرم سید ہاشم اکبر احمد صاحب ابن سیّد محمد احمد صاحب اور محترمہ امۃ الشکور طیبہ احمد صاحبہ کے ہاں لاہور میں پیدا ہوئے۔ آپ خاندان حضرت مسیح موعودؑ کے چشم وچراغ تھے اور دونوں جانب سے نجیب الطرفین تھے۔ سید طالع احمد محترمہ امۃ اللطیف بیگم صاحبہ اور سید میر محمد احمد صاحب کے پوتے تھے اور حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پڑنواسے اور اس طرح حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحبؓ کے پڑپوتے تھے اور حضرت میر محمد اسماعیل صاحبؓ، حضرت اماں جان حضرت نصرت جہاں بیگم صاحبہؓ کے چھوٹے بھائی تھے اس لحاظ سے حضرت اماں جانؓ سے بھی ان کا سلسلہ ملتا ہے اور حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ کی وجہ سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت اماں جانؓ سے پھر ایک رشتہ قائم ہوتا ہے جبکہ آپ کی والدہ امۃ الشکور طیبہ احمد صاحبہ محترم ڈاکٹر حمید احمد خان صاحب اور محترمہ ساجدہ حمید صاحبہ آف ہارٹلے پول کی بیٹی اور محترم بریگیڈیر وقیع الزمان خان صاحب کی نواسی ہیں۔ آپ خاندانِ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پہلے شہید مرزا غلام قادر شہید صاحب کے داماد تھے۔

آپ کی پیدائش کے چندماہ بعد آپ کے والد ملازمت کے سلسلے اپنے اہلِ خانہ کے ساتھ ابو ظہبی منتقل ہوگئے۔ آپ 1995ء تک وہاں مقیم رہے اور نرسری، ریسپشن اور پہلی کلاس تک تعلیم حاصل کی۔ اس کے بعد اپنی فیملی کے ہمراہ ہارٹلے پول (برطانیہ) منتقل ہوگئے جہاں West Park Primary School میں چھٹی تک تعلیم حاصل کی۔ آپ نے GCSE ہائی ٹنسٹل کالج آف سائنس (High Tunstall College of Science) سے کی جبکہ حسنِ اتفاق ہے کہ جس کالج سے آپ نے اپنا اے لیول کا کورس مکمل کیا اس کا نام English Martyrs School and Sixth Form College تھا۔ ان دونوں سکولوں میں آپ ہیڈ بوائے کے طور پر بھی اپنی استعدادوں کے جوہر دکھاتے رہے۔

سامعین! آپ کی والدہ امۃ الشکور صاحبہ بیان کرتی ہیں کہ

”بہت خوش قسمت اور خوش نصیب ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے ایک عظیم الشان بچے سے نوازا۔ طالع کے ساتھ اکتیس سالہ زندگی دنیا کی سب سے بڑی نعمتوں میں سے ایک ہے۔ پھر انہوں نے کسی خاتون کی خواب کا ذکر کیا ہے کہ انہوں نے دیکھا تھا کہ ایک بچہ جھولے میں ہے اور اس کے ہاتھ باسکٹ سے باہر آرہے ہیں۔ وہ کہتی ہے کہ انہوں نے بچے کو السلام علیکم کہتے ہوئے سنا۔ اس کے ساتھ ایک نیلے رنگ کا کارڈ تھا جس پر عربی میں ’اللہ‘ لکھا ہوا تھا اور ساتھ انگریزی میں God ۔ وہ بتاتی تھیں کہ میرا خیال ہے کہ نیلے رنگ سے مراد لڑکا ہے۔ یہ طالع کی پیدائش سے پہلے کسی خاتون نے خواب دیکھی اور ان کو بتایا تھا۔ انہوں نے خواب ظاہر کیا کہ تمہارے ہاں لڑکا پیدا ہوگا اور جہاں جہاں یہ لڑکا جائے گا امن اور سلامتی پھیلائے گا۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے خوبصورت اور پیارے بچے سے نوازا اور کہتی ہیں کہ جب یہ پندرہ سال کی عمر کا تھا تو 2005ء میں ہم دونوں نے اکٹھے وصیت کی تھی۔ دین کے معاملات میں بہت ہوشیار تھا۔ کہتی ہیں تین سال کی عمر میں اس نے قرآن کریم کی کچھ سورتیں یاد کرلی تھیں۔“

آپ نے کوئین میری یونیورسٹی آف لندن سے بائیو میڈیکل سائنسز میں بی ایس سی کی جس کے بعد Sunderland University سے صحافت (Magazine Journalism) میں ایم اے کیا۔

آپ وقفِ نَو کی بابرکت تحریک میں شامل تھے۔ 2013ء میں آپ نے زندگی وقف کی اور پھر مختلف دفاتر میں کام کرنے کے بعد آخر پریس اور میڈیا میں آپ کی تقرری ہوئی۔ اس سے پہلے آپ اپنی جماعت میں لوکل لیول پر بھی خدمات بجالاتے رہے تھے۔ خدام الاحمدیہ ہارٹلے پول میں تبلیغ، تعلیم، اشاعت اور اطفال کے شعبوں میں کام کیا۔ 2016ء میں MTA News آپ کی تقرری ہوئی۔ اس سے پہلے آپ Review of Religions میں Indexing اور Tagging کی ٹیم کے ہیڈ کے طور پر خدمت کی توفیق پاتے رہے۔ ریویو آف ریلیجنز کے سو سال سے زائد عرصہ کا انڈیکس تیار کرنا، مختلف کیٹیگریز (categaries) کی فہرست تیار کرنا، الگ الگ موضوعات پر مضامین کو ترتیب دینا ایک بہت وسیع کام تھا جس پر آپ نے اپنی ٹیم کے ساتھ بڑی محنت سے اور لگن سے کام کیا۔ آپ نے MTA News کے لیے کئی ڈاکیومینٹریز بنائیں۔

جن میں White Birds of Hartlepool، Four Days Without a Shepherd، Patience & Prayer – A story of our time بہت مشہور ہوئیں اور ان تمام دستاویزی پروگرامز دیکھنے سے اندازہ ہوتا ہے کہ آپ کی تمام توجہات کا مرکز و محور خلافتِ احمدیہ ہی تھا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کی مصروفیات کا جو ہفتہ وار پروگرام This Week with Huzoor آتا ہے اس کو بھی آپ نے ہی شروع کیا تھا اور پھر آخر تک اس میں خاص دلچسپی سے اس کی editing وغیرہ اور سارا کام کرتے رہے۔ یہ پروگرام ایم ٹی اے دیکھنے والوں میں بڑا مشہور ہوا۔ ایڈیٹر طاہر میگزین کے علاوہ مجلس خدام الاحمدیہ کے شعبہ اشاعت میں بھی خدمت بجالاتے رہے۔ مختلف جماعتی رسائل مثلاً Review of Religions اور طاہر میگزین میں مضامین بھی لکھتے رہے۔ اور پریس اینڈ میڈیا کے آفس کے تحت مختلف ممالک میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ دورے بھی کیے۔

سامعین! دسمبر 2011ء میں آپ کی شادی صاحبزادہ مرزا غلام قادر صاحب شہید کی صاحبزادی محترمہ صالحہ سطوت احمد صاحبہ سے ربوہ میں ہوئی۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو ایک بیٹے طلال احمد اور ایک بیٹی سے نوازا۔ آپ کی اہلیہ آپ کے بارے میں بیان کرتی ہیں کہ

”بہت پیار کرنے والا تھا۔ بہت شفقت کا سلوک کرنے والا تھا بچوں کے ساتھ بھی میرے ساتھ بھی۔ بڑا شفقت کا اظہار تھا۔ ہر چھوٹی سے چھوٹی چیز کو appreciate کرتا تھا۔ کھانا چاہے جیسا بھی ہو اس کو پسند کرتا تھا۔ کہتی ہیں میرے والد کی شہادت کے بعد جلدی منگنی بھی ہوگئی تو مَیں ذرا پریشان رہتی تھی۔ کہتی ہیں مجھے باپ کے نہ ہونے کی وجہ سے اداسی بھی بہت تھی لیکن رشتہ کے بعد طالع نے میرا بہت خیال رکھا اور مجھے محسوس نہیں ہونے دیا۔ کہتی ہے جب میری منگنی ہوگئی تو میں سوچتی تھی کہ اس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کتنی محبت ہے۔ ویسے تو جوان تھا لیکن بچوں کی طرح روتا تھا جب آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بات کرتا تھا۔ بیٹے طلال کو بھی آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں کہانیاں سناتا تو ہچکیاں لے کر روتا تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں بہت کہانیاں پتہ تھیں، واقعات رٹے ہوئے تھے۔ مجھے کہتا تھا کہ طلال کا ایک کرسچن سکول ہے۔ جب مَیں سکول جاتا ہوں تو راستے میں اسے سورہ اخلاص دوہراتا جاتا ہوں کہ تم میرے پیچھے دوہراتے جاؤ۔“

سامعین! آپ واقفین زندگی کے لیے ایک نمونہ تھے۔ آپ نے کبھی شکوہ نہیں کیا تھا کہ الاؤنس تھوڑا ہے، گزارہ نہیں ہوتا۔ جو ملتا اس میں شکر کر کے گزارہ کرتے اگر کہیں سے کوئی زائد آمد ہو جاتی تو اللہ کا شکر ادا کرتے اور اللہ تعالیٰ سے دُعا کرتے کہ اللہ تعالیٰ کبھی مجھے تنگی نہ دینا اور پھر اللہ تعالیٰ نے بھی کبھی آپ کو تنگی نہیں دی۔ آپ کی اہلیہ بیان کرتی ہیں کہ

”کہتا تھا کہ بچپن میں حضرت خلیفہ اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایک واقعہ پڑھا تھا کہ ان کے ساتھ مالی معاملات میں کیسا سلوک ہوتا تھا تو کہتا تھا کہ مَیں نے فوراً پڑھ کر اللہ میاں سے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ تُو نے مجھے بھی اسی طرح ٹریٹ کرنا ہے اور اس کو پکّا یقین تھا کہ اللہ تعالیٰ نے میری دعا قبول کر لی ہے اور ہمیشہ میرے ساتھ اللہ تعالیٰ کا حضرت حکیم مولوی نورالدین صاحبؓ کی طرح کا سلوک ہو گا اور یہ واقعی سچ ہے۔ کہتی ہیں کہ مَیں نے یہ خود دیکھا ہے کہ جب کسی چیز کی ضرورت ہوتی تھی تو اچانک اس کے پاس پیسے آجاتے تھے۔ ابھی حال ہی میں دس سال بعد ایک لون (loan) کمپنی نے اس کو فون کیا کہ ہمارے پاس تمہارا ایک ہزار پاؤنڈ ہے۔ اس کو اتنی خوشی تھی کہ مَیں اپنی گاڑی کی انشورنس pay کر سکتا ہوں اور گاڑی کی maintenance کی جو ضرورت ہے وہ پوری کر سکتا ہوں۔ یہ نہیں کہ اب مَیں جماعت سے لوں۔“

آپ کو پسند نہ تھا کہ جماعت پر بوجھ بنیں یا جماعت سے کسی چیز کے لیے request کریں۔ آخر میں بھی آپ کو یہی فکر تھی کہ جماعت کا اتنا مہنگا سامان لے کر افریقہ جا رہا ہوں کس طرح خیال رکھوں گا آپ کو اپنی کوئی پروا نہیں تھی بلکہ جماعتی سامان کی فکر تھی۔

آپ کو خلافت سے بے حد محبت اور غیرت تھی۔ جب کبھی خیال ہوتا کہ خلیفہ وقت کسی بات پر ناراض ہیں تو تہجد میں رو رو کر اللہ تعالیٰ سے معافی مانگتے۔ دین کو دنیا سے پہلے رکھا۔ غیر مادیت پسند تھے۔ دنیاوی چیزوں میں کوئی دلچسپی نہیں تھی۔

آپ باقاعدہ روزے رکھتے تھے۔ رمضان کے علاوہ باقاعدگی سے جمعرات کا روزہ رکھتے۔ اپنی پنجوقتہ نمازوں کا بہت خیال رکھتے تھے اور وقت سے پہلے مسجد جاتے۔ اپنے چندہ جات کی وقت سے پہلے ادائیگی کیا کرتے تھے۔ خدمت کا بہت زیادہ جذبہ اور لگن تھی۔ خلافت سے بے پناہ وفاداری اور پیار تھا۔ آپ کسی بھی پراجیکٹ کو زیرو سے شروع کر کے ایک جذبہ اور شوق کے ساتھ قابل فخر چیز بنا دیتے تھے۔ کبھی اس بات کا انتظار نہیں کرتے تھے کہ کوئی انہیں کام کرنے کی ترغیب دے یا انہیں یاددہانی کروائے۔ ایک جنونی آدمی کی طرح آگے بڑھ کے کام کرتے۔ آپ اُن لوگوں میں سے تھے جن کے بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ وہ جنون کی حد تک عزم اور اخلاص کے جذبہ سے دین کا کام کرتے ہیں۔ دین کو دنیا پر مقدم رکھتے تھے جب بھی جماعت اور خلافت کے لیے خدمت کرنے کی توفیق ملتی تو سب کچھ چھوڑ کو اس کو انجام دینے میں لگ جاتے تھے۔ آپ میں تحقیق کرنے کی صلاحیت بھی بہت اعلیٰ تھی۔ آپ ہمیشہ اپنی فیملی اور رشتہ داروں کو جماعت سے منسلک اور جماعت کی خدمت کرتے دیکھنا چاہتے تھے۔ بہت مہمان نواز تھے۔ بہت معاف کرنے والے اور ہر کسی کی پردہ پوشی کرنے والے تھے اور کبھی کسی کے خلاف دل میں بات نہیں رکھتے تھے۔ ہمیشہ سچ بولنے کو ترجیح دیتے۔ اگر کوئی مشورہ دینا ہوتا یا اپنی رائے کا اظہار کرنا ہوتا تو ہمیشہ سچائی کے ساتھ بات بیان کرتے تھے۔ الفاظ میں کبھی ملاوٹ نہیں ہوتی تھی۔ دوسرے کارکنان کے ساتھ کام کرتے ہوئے بھی انہیں ہمیشہ سچا فیڈبیک دیتے تھے۔

سامعین! آپ کا احادیث کا بڑا گہرا مطالعہ تھا۔ کہیں نہ کہیں سے کوئی ایسی حدیث پیش کر دیتے جس کو اکثر لوگ نہیں جانتے تھے اور ساتھ اس کا حوالہ بھی دیتے۔ مختلف موضوعات پر قرآنی آیات کا حوالہ بھی دیتے۔ عربی زبان کا بھی مطالعہ تھا اور اس میں کافی گرفت حاصل کرنے کی اس نے کوشش کی۔ اس کی گرائمر بھی جانتے تھے کیونکہ آپ خدا تعالیٰ کے کلام کو اس کی اصل زبان میں سمجھنا چاہتے تھے۔ ان تمام ذہنی صلاحیتوں کو سیّد طالع احمد نے صرف خدا کا قرب حاصل کرنے اور جماعت کی خدمت کے لیے استعمال کیا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ آپ کے بارے میں بیان فرماتے ہیں کہ

”کس کس طرح وہ خلیفۂ وقت کے الفاظ پر عمل کرنے کی کوشش کرتا تھا اس کا اندازہ اس سے ہو جاتا ہے کہ مَیں نے بعض میٹنگز میں جو مربیان کے ساتھ تھیں انہیں کہا کہ مربیان کو کوشش کرنی چاہیے کہ کم و بیش ایک گھنٹے کے قریب تہجد پڑھا کریں تو عزیز طالع نے بعض مربیان کی طرح یہ سوال نہیں کیا کہ گرمیوں کی چھوٹی راتوں میں کس طرح اتنی جلدی جاگ کر ایک گھنٹے کے قریب تہجد پڑھ سکتے ہیں بلکہ اس نے عمل کرنے کی کوشش کی۔ اس کے ایک دوست مربی نے ایک دن اسے بڑا تھکا ہوا دیکھا تو وجہ پوچھی تو اس نے بتایا کہ خلیفۂ وقت نے مربیان کو ایک گھنٹے کے قریب تہجد پڑھنے کا کہا ہے۔ مَیں بھی تو وقف ہوں تو یہ حکم میرے لیے بھی ہے۔ آج تہجد کی وجہ

سے پوری طرح سو نہیں سکا اس لیے تھکاوٹ لگ رہی ہے۔ اس مربی نے مجھے لکھا کہ اس کی بات نے مجھے سخت شرمندہ کیا کہ مَیں براہِ راست مخاطب تھا اور مَیں نے خلیفۂ وقت کی بات پر اس طرح عمل نہیں کیا اور اس نے محض ایک واقفِ زندگی کے عہد کو نبھانے کے لیے اس پر عمل کیا ہے۔ یہ تھا اس کا عہد نبھانے کا معیار۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ 3 ستمبر 2021ء)

سامعین کرام! جہاں افریقہ کی زمین سے تعلق رکھنے والے حضرت بلالؓ نے توحید کی سربلندی کے لئے ناقابل فراموش قربانیاں پیش کیں ہیں وہاں اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کے لئے اسی طرز کی قربانیوں کو از سرِ نو پیش کرنے کے لئے جماعت آخرین یعنی احمدیت کے احباب بھی عدیم المثال قربانیاں پیش کر رہے ہیں۔ افریقہ میں جماعت احمدیہ کی زمین وسیع سے وسیع تر ہوتی جارہی ہے۔ ہمارے پیارے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے بھی مسند خلافت پر متمکن ہونے سے قبل کئی سال افریقہ میں گزارے اور پیارے آقا نے افریقہ کی ترقی میں گرانقدر خدمات سرانجام دیں ہیں۔ ان خدمات اور نصرت جہاں سکیم کے تحت ہو رہے کاموں کی کوریج کے لئے سید طالع احمد صاحب افریقہ گئے ہوئے تھے۔ جہاں اپنے فرائض کی سرانجام دہی کے دوران انہیں شہادت کا مقام حاصل ہوا۔

سیّد طالع احمد صاحب کا گھانا افریقہ میں 11 اگست سے 26 اگست تک قیام تھا۔ آپ 11 اگست کی شام Brussels Air کے ذریعے گھانا پہنچے اور خاطر خواہ آرام کیے بغیر مقامی انتظامیہ سے رابطہ کیا۔ آپ کے پاس اپنا پروگرام ایک فہرست کی صورت میں موجود تھا جس کے مطابق انتظامیہ نے ایک نقشہ انہیں مہیا کیا تاکہ متعلقہ جگہوں کی نشاندہی آسانی سے ہو جائے اور فاصلوں وغیرہ کا اندازہ رہے۔ اگلے روز یعنی 12 اگست سے آپ نے انٹرویوز کا باقاعدہ آغاز کر دیا۔ 15 اگست کو آپ بُستانِ احمد تشریف لے گئے اور عبد الوہاب آدم سٹوڈیوز کا دورہ کیا۔ بعد ازاں گھانا کے سنٹرل ریجن میں واقع جامعۃ المبشرین کے گیسٹ ہاؤس میں دو دن کے لیے قیام کیا جہاں سے قریبی مقامات پر جا کر ریکارڈنگ وغیرہ کرتے رہے۔

مورخہ 20 اگست بروز جمعہ آپ ایم ٹی اے کی وین پر کماسی سے روانہ ہو کر تقریباً پونے چار سو کلومیٹر کا فاصلہ طے کرتے ہوئے اگلے روز 21 اگست کی صبح ایک بجے کے قریب ٹمالے (Tamale) پہنچے۔ آپ کے ہمراہ محترم عمر فاروق صاحب (ایم ٹی اے وہاب آدم سٹوڈیوز گھانا) اور عبد الرحمٰن صاحب (ڈرائیور وہاب آدم سٹوڈیوز گھانا) تھے۔ کچھ دیر آرام کے بعد اسی روز بعض احباب کے انٹرویوز ریکارڈ کیے اور حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدّہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی رہائش گاہ (جس میں حضور بطور انچارج احمدیہ ایگریکلچرل فارم ڈپالے قیام پذیر رہے تھے) اور بعض دیگر مقامات کی ویڈیو گرافی وغیرہ کرتے رہے۔

اگلے روز 22 اگست بروز اتوار حضورِ انور کے ساتھ ڈپالے (Dapale) احمدیہ ایگریکلچرل فارم پر خدمات بجالانے والے محترم محمد عبد اللہ صاحب کے ہمراہ ڈپالے تشریف لے گئے جہاں یہ فارم واقع ہے اور ویڈیو گرافی کرتے رہے۔ یاد رہے کہ حضورِ انور ایدّہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اسی فارم میں قیام کے دوران گھانا کی سرزمین میں پہلی مرتبہ گندم اُگانے کا کامیاب تجربہ فرمایا تھا۔ یہاں پر کچھ انٹرویوز وغیرہ کرنے کے بعد شام کو ٹمالے واپسی ہوئی۔

مورخہ 23 اگست کی صبح ایم ٹی اے کی ٹیم سلاگا (Salaga) کے لیے روانہ ہوئی۔ یہ وہ بابرکت مقام ہے جہاں ہمارے پیارے امام 1977ء سے 1979ء کے دوران بطور ہیڈ ماسٹر، احمدیہ سیکنڈری سکول سلاگا روحانی و مادی علم کی کرنیں بکھیرتے رہے۔ سیّد طالع احمد نے یہاں بھی بعض احباب کے انٹرویوز اور بعض مقامات کے نظارے ریکارڈ کیے۔ شام کو ٹمالے واپسی ہوئی جہاں مختصر قیام کے بعد چھ بجے کے قریب قافلہ واپس کماسی پہنچنے کے لیے روانہ ہوا۔ سید طالع احمد وین میں بیٹھ کر بھی اپنا کام کرتے رہے۔ ایم ٹی اے کی وین میں عمر فاروق صاحب اگلی سیٹ پر جبکہ سید طالع احمد صاحب پچھلی سیٹ پر بیٹھے تھے۔ قریباً سوا گھنٹے بعد ٹمالے سے قریباً 80 کلومیٹر دور ٹمالے ٹیچی مان روڈ پر Mpaha جنکشن کے قریب ایک سنسان جگہ پر راہزنوں کے ایک مسلح گروپ نے گاڑی پر اندھا دھند فائرنگ کر دی جس سے گاڑی کے ناقابلِ استعمال ہو جانے کے ساتھ ساتھ دو ممبران ٹیم سید طالع احمد اور عمر فاروق زخمی ہو گئے۔ راہزنوں نے بہت سا قیمتی ساز و سامان لوٹ لیا جبکہ سید طالع احمد کا سامان اور قیمتی ریکارڈنگز وغیرہ معجزانہ طور پر محفوظ رہیں۔ کچھ دیر میں تینوں احباب نے طبی امداد کی تلاش میں کماسی کی جانب جانے والی ایک بس میں سوار ہو کر قریبی قصبے Buipe کی طرف سفر شروع کیا۔ بس میں پولیس کا ایک کارندہ موجود تھا جس نے وائرلیس کر کے پولیس پٹرول منگوائی جس کی مدد سے زخمیوں کو Buipe Polyclinic منتقل کر دیا گیا۔ عمر فاروق صاحب جو آپ کے ساتھ تھے بیان کرتے ہیں کہ

"اس دوران میں جبکہ ہم زخمی سفر کر رہے تھے طالع نے مجھ سے کہا کہ Tell Huzur that I love him and tell my family that I love them. عمر فاروق صاحب کہتے ہیں کہ تھوڑی سی ہوش آتی تھی تو پھر یہی بات دوہراتے تھے اور ایسا کئی مرتبہ ہوا۔ یہ ایک دفعہ نہیں کہا، کئی مرتبہ ہوا۔"

ابتدائی طبی امداد کے بعد محسوس ہوتا تھا کہ زخمیوں کی حالت خطرے سے باہر ہے لیکن کچھ دیر بعد سید طالع احمد کی حالت بگڑنے لگی جس پر انہیں ٹمالے ٹیچنگ ہسپتال منتقل کرنے کا فیصلہ کیا گیا لیکن آپ نے ٹمالے ہسپتال پہنچنے سے پہلے ہی سکون کی وادیوں میں کھوتے ہوئے انتہائی پُرسکون انداز میں اپنی جان اپنے دین کی خاطر اپنے پیارے خدا کے سپرد کر دی۔ انا للّٰہ وانا الیہ راجعون

آپ کا جسدِ خاکی ضابطے کی کارروائی کے بعد منگل 31 اگست کو گھانا سے روانہ ہو کر اگلے روز بدھ کو اعزاز کے ساتھ برطانیہ لایا گیا۔ امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 3 ستمبر کو نمازِ جمعہ میں شہید مرحوم کا ذکرِ خیر کیا اور نمازِ جنازہ حاضر پڑھائی۔ ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے پہلے شہید سید طالع احمد کے جسدِ خاکی کو نمازِ جنازہ کے بعد ایشنگ سمٹری گوڈالمنگ (Eashing Cemetry Godalming) میں لے جایا گیا جہاں واقع قطعہ ٔموصیان میں آپ کی آخری آرام گاہ تیار تھی۔ سینکڑوں سوگواروں کی موجودگی میں انہیں سپردِ خاک کر دیا گیا۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی نگرانی میں شہید مرحوم کا جنازہ قبر تک لایا گیا، حضور نے قبر میں مٹی ڈالی، قبر کی تیاری کے بعد اپنے دستِ مبارک سے اس کا کتبہ نصب فرمایا اور چار بجکر 24 منٹ پر دعا کروائی۔

سامعین! پیارے آقا نے پورا خطبہ جمعہ سید طالع احمد شہید کے اوصاف حمیدہ کے تذکرہ پر ارشاد فرمایا۔ حضور انور نے آپ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

”شاید دو تین سال پہلے اس نے ایک نظم لکھی تھی جو اس نے اپنے کسی دوست کو دی تھی کہ اپنے پاس رکھ لو اور کسی کو نہیں دکھانی، جو خلافت سے تعلق اور پیار سے متعلق لکھی ہوئی تھی اور اس نے شروع ہی اس طرح کیا تھا کہ میں خلیفۂ وقت سے سب سے زیادہ پیار کرتا ہوں اور ختم اس طرح کیا تھا کہ خلیفۂ وقت سے جو مجھے پیار ہے اور محبت ہے وہ انہیں کبھی پتہ نہیں چلے گی۔ لیکن اے پیارے طالع! میں تمہیں بتاتا ہوں کہ تمہارے ان آخری الفاظ سے پہلے بھی مجھے پتہ تھا کہ تمہیں خلافت سے پیار اور محبت کا تعلق تھا۔ تمہارے ہر عمل سے، ہر حرکت و سکون سے، جب تمہارے ہاتھ میں کیمرہ ہوتا تھا اور مَیں سامنے ہوتا تھا تب بھی اور جب تم کیمرے کے علاوہ ملتے تھے، چاہے ذاتی ملاقات ہو یا دفتر کے کام سے، تمہاری آنکھوں کی چمک سے اس محبت کا اظہار ہوتا تھا۔ تمہارے چہرے کی ایک عجیب قسم کی رونق سے اس محبت کا اظہار ہوتا تھا۔ غرض کہ ہر طرح تمہارے ہر عمل سے یہ لگ رہا ہوتا تھا کہ کس طرح تم اس محبت کا اظہار کرو جو تمہیں خلیفۂ وقت سے ہے۔“

پھر مزید فرمایا کہ

”ایک ہیرا تھا جو ہم سے جدا ہو گیا ہے۔ لیکن اس کا نقصان ایسا ہے جس نے ہلا کر رکھ دیا ہے۔ اے میرے پیارے طالع! میں گواہی دیتا ہوں کہ یقیناً تم نے اپنے وقف کے اعلیٰ ترین معیاروں کو قائم کر لیا ہے۔“

سامعین کرام! خطبہ جمعہ کے آخر میں حضور انور نے شہید مرحوم کے بارے میں فرمایا:

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعودؑ کی جسمانی اور روحانی آل ہونے کا حق ادا کیا۔ محرم کے مہینے میں اللہ نے اسے شہادت کے لیے چنا۔ ایک ہیرا تھا۔ امید ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں جگہ دی ہو گی۔“

(خطبہ جمعہ فرمودہ 3 ستمبر 2021)

سیّد طالع احمد شہید وہ خوش قسمت انسان ہیں جو دین کی خاطر قربانی کر کے اس مقام کو پا لیتے ہیں جو بہت کم لوگوں کو نصیب ہوتی ہے اور ہمیشہ دوسروں کے لیے مشعل راہ بنتی ہیں۔

(کمپوزڈ بائی: عائشہ منصور چوہدری۔ جرمنی)

✡✡✡✡